سوال

(154)ی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا صحیح بخاری میں شیعہ راوی موجودہیں اوریہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیاامام نسائی اورامام حاکم رحمہم اللہ بھی شیعہ تھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں واقعتاً صحیح بخاری میں کچھ شیعہ راوی ہیں لیکن متقدمین کے نزدیک شیعہ اورروافض میں بہت فرق ہے ان کا معاملہ آج کل کے شیعہ حضرات کی طرح نہ تھاکہ ان کے روافض کے مابین کچھ فرق وامتیاز نہیں بلکہ متقدمین کے نزدیک شیعہ سے مرادوہ لوگ تھے جوصرف تفضیل کے قائل تھے یعنی علی رضی اللہ عنہ کا

(1)-

(2)-

(3)-

باقی روافض وہ تومتقدمین کے نزدیک وہ تھے جوعلی رضی اللہ عنہ اورکچھ دیگرصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگرتمام صحابہ کومعاذاللہ بے دین اورغاصب وغیرہ کہتے رہتے ہیں گویاان لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگرکوترک کردیاہے اس طرح کے شخص کی روایت قطعاغیرمقبول ہے ۔

شیعیت اوررافضیت کی یہ تحقیق علامہ امیرعلی نے اپنی کتاب تقریب التہذیب کے حاشیہ کے متصل بعدیعنی تقریب کے ساتھ متصل شامل کردیاہے،اس میں اس کے متعلق دوسرے کئی اصول حدیث کے مسائل اورفن رجال وغیرہ کے متعلق کافی باتیں لکھی ہیں یہ رسالہ قابل دیدولائق مطالعہ ہے ۔

صحیح بخاری میں جوشیعہ راوی ہیں وہ اپنی بدعت کی طرف داعی نہیں اوران کی روایات بدعت کی مؤیدبھی نہیں اوروہ فی نفسہ ثقہ وصدوق ہیں بلکہ کچھ روایات ان سے ایسی بھی مروی ہیں جوان کی بدعت خلاف ہیں لہذاایسے راویوں کی روایت میں کچھ حرج نہیں لہذاامام محدثین بخاری پرکوئی اعتراض واردنہیں ہوتا ۔

حاملہ توان کے متعلق شیعہ ہونے کی بات کہنا بالکل غلط ہے اورامام موصوف پراتہام ہے ۔ باقی امام صاحب نے جوکتاب خصائص علی لکھی ہے وہ اس لیے کہ ان کا کچھ ایسے لوگوں سے واسطہ پڑاتھاجوعلی رضی اللہ عنہ سے بالکل منحرف تھے اوران کے متعلق ناشائستہ لفاظ کہتے تھے،اس لیے اسے جلیل القدرصحابی

امام حاکم واقعتاً شیعیت کی طرف مائل تھے جیساکہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تذکرة الحفاظ میں صراحت فرمائی ہے لیکن غالی شیعہ یارافضی نہ تھے بلکہ صرف تفضیل کے قائل تھے اورحضرات شیخین کی بہت زیادہ تعظیم وتکریم کرنے والے تھے اورشیعیت اوررافضیت کافرق میں اوپردرج کرآیاہوں امام حاکم

ھذاما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

549ر

محدث فتویٰ